(حافظ محمد ظہور الحق ظہور، اسلام آباد)

وقت کی پکار

اللہ کی رسی کو تھامیں، توحید کے دامن میں آئیں
اسلام کا پرچم لہرائیں، ایمان کے جوہر دکھلائیں

الحاد کی بپھری موجوں میں، بے دینی کے طوفانوں میں
اس قوم کی ہچکولے کھاتی کشتی کو کنارے لے جائیں

دنیائے جہالت میں اکثر ابلیس کا جادو چلتا ہے
ہم مل کے کتاب و سنت کے انوار جہاں میں پھیلائیں

جو وہم کی وادی میں بھٹکیں، جو شرک کے کانٹوں میں الجھیں
ہر کام میں وہ ناکام رہیں، ہر گام پر وہ ٹھوکر کھائیں

مغضوب ہیں وہ مقہور ہیں وہ، رحمت سے خدا کی دور ہیں وہ
معراج کو جو افسانہ کہیں اور وحی خدا کو جھٹلائیں

جو قصرِ نبوت کو پھاندیں، جو ختمِ نبوت کو توڑیں
وہ دولتِ ایماں کے ڈاکو کس منہ سے مسلماں کہلائیں

تکمیلِ نبوت ہو بھی چکی، اجرائے نبوت کیا معنی
جب مہرِ منور تاباں ہو، ہم رات کا دھوکا کیوں کھائیں

ناموسِ محمد کی ہم پر، ہر حال حفاظت لازم ہے
اور شانِ صحابہؓ کی خاطر سو جان سے قرباں ہو جائیں

طاغوت کو ہم مفلوج کریں اور آگ بجھائیں فتنوں کی
باطل کے سفینے دیکھیں تو طوفانِ ہلاکت بن جائیں

ہے کون ظہور! اللہ کے سوا مشکل میں جو اپنے کام آئے
جب اُس کی عنایت ہو جائے ساحل پہ سفینے لگ جائیں

نبی کے دوستاروں کو سلام

گلشنِ اسلام کی رنگیں بہاروں کو سلام
سنتِ خیر الوریٰ کے لالہ زاروں کو سلام

حضرت صدیقؓ و فاروقؓ و غنیؓ و مرتضیٰؓ
سنت و توحید کے ان پاسداروں کو سلام

حق تعالیٰ کی پڑی جن پر نگاہِ انتخاب
اُن وفا پرور نبی کے دوستداروں کو سلام

نورِ حق پھیلا ہے جن کے دم سے شرق و غرب میں
آسمانِ رشد کے ان چاند تاروں کو سلام

اقتدا جن کی دکھاتی ہے ہمیں راہِ نجات
ان حیاتِ مصطفیٰ کے رازداروں کو سلام

زندگی تھی وقف جن کی دینِ حق کے واسطے
شرعِ پیغمبر کے اُن خدمت گذاروں کو سلام

جن کی عظمت پر ہیں شاہد آج بھی بدر و حنین
ان مجاہد غازیوں کو، جاں نثاروں کو سلام

نام ہے جن کے مبارک دور کا خیر القرون
اُن خلافت کے گرامی تاجداروں کو سلام

ثبت ہیں جن پر نقوشِ پائے اصحابِ رسول
اُن گذرگاہوں، مقدس رہگذاروں کو سلام

ہے محبت جن کی ایماں، بغض ہے جن سے نفاق
کشورِ ایماں کے اُن شہریاروں کو سلام

جن کی شانِ پاک پر ناطق ہے قرآن و حدیث
ان نبی کے پاک دامن دوستداروں کو سلام

جن کی گردِ رہ مری آنکھوں کا سرمہ ہے ظہور
کاروانِ دین کے اُن شہسواروں کو سلام